بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو

وقف جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان۔احباب جماعت نے گزشتہ سال 88لاکھ 62ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی

دُنیا کے مختلف ممالک سے وقف جدید میں مالی قربانی کے دلگداز و ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5؍جنوری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف مؤمنوں کو توجہ دلانے کا ذکر کئی جگہ ملتا ہے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلِاَنۡفُسِکُمۡ۔اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے۔اور ساتھ ہی مؤمن کی یہ نشانی بتا دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہیں۔فرماتا ہے۔وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ۔اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہو۔پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سوچ کے ساتھ اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو۔من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرماتے ہیں حدیث قدسی ہے،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔نہ آگ لگنے کا خطرہ نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔میرے پاس رکھا ہوا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا،اُس دن جب تو سب سے زیادہ اس کا محتاج ہوگا۔

پس جس کو ہم بظاہر خرچ سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ حقیقت میں خرچ نہیں بلکہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع ہو گیا ہے اور جب تمہیں اس کی ضرورت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے واپس لوٹا دے گا۔اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے لیکن ساتھ ہی آپ نے ایک جگہ یہ بھی شرط لگائی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو گندہ مال پسند نہیں ہے غلط طریق سے کمایا ہوا مال پسند نہیں ہے بلکہ پاک کمائی اور محنت سے کمایا ہوا مال اگر اس کی راہ میں خرچ ہوگا تو قبول ہوگا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کس طرح کوشش کر کے مالی تحریک میں حصہ لیتے اس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے،حضرت ابو منصور انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی صدقے اور مالی قربانی کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے بعض بازار جاتے اور وہاں محنت مزدوری کرتے اور اسے جو اجرت ملتا اسے اس تحریک میں خرچ کرتا۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک روایت آتی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار اشرفی تھی،علاوہ اس کاروبار اور جائیداد کے جوان کی تھی۔انہوں نے ارادہ کیا کہ یہ سب مَیں دین کے لئے خرچ کر دوں گا اور خرچ کرتے رہے اور ہجرت کے وقت ان کے پاس صرف پانچ سو اشرفی بچی تھی۔آج اگر اُس زمانے کی اشرفی کا جو سونے کی اشرفی تھی قیمت کے لحاظ سے اندازہ لگائیں تو شاید گیارہ بارہ ملین پاؤنڈ بنیں گے۔تو یہ حال تھا صحابہ کا کہ جن کے پاس کچھ نہیں تھا انہوں نے بھی محنت کر کے قربانی کی اور جن کے پاس تھا انہوں نے تنگدستی کی کچھ پرواہ نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانی کے قصے سنتے ہیں،آپ نے بے انتہا قربانی دی۔اسی طرح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تھے جو حضرت ام ناصر کے والد تھے۔انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بارے میں سنا تو فوراً کہا کہ اتنے بڑے دعوے والا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور فوراً بیعت کر لی اور پھر مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہے۔پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر

تھے، سرکاری ملازم تھے، بڑی کشائش تھی، اچھی کمائی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی قربانیاں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو یہ سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانیاں کی ہیں کہ آئندہ قربانی کی ضرورت ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے، جب گورداسپور کا مقدمہ چل رہا تھا اس وقت دوستوں میں یہ تحریک کی کہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ مقدمے کے بھی اخراجات ہیں۔ خاص طور پر لنگر خانہ جو ہے اس کے اخراجات بڑھ گئے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہاں قیام کی وجہ سے گورداسپور میں بھی لنگر چل رہا تھا اور قادیان میں بھی لنگر چل رہا تھا دونوں جگہ لنگر چل رہا تھا تو اس کے لئے چندے کی تحریک کی اس پر خلیفہ رشید الدین صاحب جن کو اتفاق سے اسی دن تنخواہ ملی تھی جس دن ان کو اس تحریک کا پتا چلا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمام تنخواہ جو اس زمانے میں چار سو پچاس روپے تھی اور بہت بڑی رقم تھی آجکل کے لاکھوں کے برابر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دی۔ ان کو کسی نے کہا کہ اپنے گھر کی ضروریات کے لئے بھی کچھ رکھ لیتے تو انہوں نے جواب دیا کہ خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر کس کے لئے رکھتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی ہیں جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں لیکن سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں، باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے۔ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گئے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہو گا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلا دیا۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ سلسلہ جو مالی قربانیوں کا ہے یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں یہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اس قربانی کا وہ ادراک دیا ہے جو دنیا میں کسی اور کو نہیں ہے اور اس کے بے شمار نمونے ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔ آج چونکہ حسب روایت جنوری کے پہلے خطبہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے اس لئے اس لحاظ سے میں وقف جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کروں گا۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت ہے کاریکی وہاں اس کے قریب حکومت فائبر آپٹک تار زمین میں بچھا رہی ہے تو جماعت کے خدام نے ٹھیکیدار سے بات کی کہ وہ ان کو ایک کلومیٹر کی کھدائی کا کام دے دے چنانچہ کام ملنے پر جماعت کے خدام نے مل کر کھدائی کا کام کیا اور اس کے عوض ملنے والی ایک ملین فرانک سیفہ کی رقم جو تقریباً بارہ سو پچاس پاؤنڈ بنتے ہیں وقف جدید کے چندہ میں ادا کر دی۔ پس یہ جذبہ ہے جو آج جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔

برکینا فاسو کے ایک ممبر اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک سفر پر جانا تھا اور وقف جدید کا سال ختم ہو رہا تھا، مَیں نے جانے سے پہلے اپنے بچوں سے کہا کہ فصل جب مکمل ہو جائے تو اس میں سے دسواں حصہ نکال کر چندے میں دے دینا۔ یہ کہہ کر میں سفر پر چلا گیا بعد میں بچے تمام فصل گھر لے آئے اور چندہ ادا نہیں کیا۔ کہتے ہیں جب میں واپس آیا اور مجھے پتا لگا کہ بچوں نے تو سارا اناج گھر میں رکھ لیا ہے اس پر میں نے بچوں سے کہا کہ ابھی سارا اناج گھر سے باہر نکالو اور چندے کا حصہ علیحدہ کرو۔ چنانچہ جب بچوں نے وہ سارا اناج گھر سے نکالا اور چندے کا حصہ نکال کر واپس اناج اسی جگہ رکھا تو کہتے ہیں اس میں کوئی بھی کمی نہیں تھی اور بچے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چندہ علیحدہ کیا ہے لیکن اس کے باوجود اناج اتنے کا اتنا ہی ہے۔ اس پر کہتے ہیں میں نے انہیں بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دکھایا ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے ایمان ان لوگوں کا جو ہزاروں میل دور بیٹھے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔

چندے کی برکت سے مشکلات کے دور ہونے اور مضبوطی ایمان کا بھی ایک واقعہ ہے۔ آئیوری کوسٹ کی جماعت ہے دیپنگو۔ وہاں سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست یعقوب صاحب کہتے ہیں کہ میں کافی دیر سے احمدی تھا لیکن چندے کے نظام میں شامل نہیں تھا۔ پہلے میری زندگی ہمیشہ مسائل میں گھری رہتی تھی۔ کبھی بچے بیمار رہتے تھے تو کبھی فصل کی وجہ سے پریشانی رہتی۔ لیکن گذشتہ تین سال سے میں چندہ وقف جدید کے بابرکت نظام میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی نظام کا مستقل حصہ بننے کے بعد خدا تعالیٰ نے زندگی بدل دی ہے اب میرے بچے پہلے سے زیادہ صحت مند ہیں اور فصل بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل کرنے کیلئے نومبائعین میں بھی قربانی کی روح کس طرح پیدا ہو رہی ہے، آئیوری کوسٹ کے ایک دوست زبلو صاحب

نے کچھ عرصہ قبل عیسائیت سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔اپنے شہر میں اکیلے احمدی ہیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات بھی سنتے ہیں۔ بہت سے جماعتی پروگرام بھی سنتے رہتے ہیں بڑا اخلاص ہے ان میں۔ بڑی ترقی کی ہے انہوں نے ایمان اور اخلاص میں۔ بیعت کے بعد فرنچ زبان میں موجود جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور اب ایک اچھے داعی الی اللہ بھی بن چکے ہیں۔انہوں نے اپنا گاؤں چھوڑ کر ہمارے جماعتی سینٹر کے قریب رہائش اختیار کر لی تا کہ اسلام کے متعلق زیادہ سے زیادہ سیکھ سکیں۔اس دوران ان کے پاس کام کاج نہیں تھا جگہ چھوڑنے کی وجہ سے کام میں فرق پڑا۔کام کی تلاش میں تھے۔صرف ان کی اہلیہ کچھ پیسے کما رہی تھیں اور اس سے گھر کا خرچ چل رہا تھا۔انہیں جب چندے کی تحریک کی گئی تو سخت حالات کے باوجود پانچ ہزار فرانک سیفہ کی رقم چندے میں ادا کر دی اور کہنے لگے کہ یہ میرا اور میری فیملی کا چندہ ہے، ٹھیک ہے حالات خراب ہیں لیکن چندے کی برکات سے میں محروم نہیں رہنا چاہتا۔

حضور انور نے فرمایا: چندہ دینے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس طرح سکون ملتا ہے اس بارے میں آئیوری کوسٹ کے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ بندوقو شہر آئیوری کوسٹ میں اسلام کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ یہاں مولویوں کی اکثریت ہے۔ یہاں ایک زیرِ تبلیغ دوست عبدالرحمن صاحب نے بیعت کی تھی۔ان کو جماعت کے ساتھ تعارف ایک پمفلٹ کے ذریعہ ہوا تھا۔وہ بیان کرتے ہیں کہ میں چار سال قبل مع فیملی عیسائیت سے مسلمان ہوا تھا۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہوتا تھا لیکن جب جماعت کے متعلق پتا چلا اور مشن ہاؤس جا کر بعض سوالات کئے تو مجھے میرے سارے سوالوں کے جوابات مل گئے اور میں نے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں جب میں نے بیعت کی تو دسمبر کا مہینہ تھا۔مبلغ صاحب نے مسجد میں چندہ وقف جدید کی اہمیت بتائی اور چندے کی تحریک کی۔میری جیب میں اس وقت دو ہزار فرانک سیفہ تھا جس میں سے ایک ہزار میں نے اسی وقت وقف جدید کی مد میں دے دیئے۔ کہتے ہیں الحمدللہ اس دن سے اللہ تعالیٰ نے میری زندگی ہی بدل دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں برکت ڈال دی ہے۔جس جگہ میں کام کرتا ہوں وہاں افسروں سمیت سب میری عزت کرتے ہیں۔اور محدود آمدنی میں بھی اتنی برکت ہے کہ خوشحال زندگی گزار رہا ہوں۔موصوف بیعت کرنے کے بعد پہلے دن سے ہی چندے کے نظام کا مستقل حصہ بن گئے ہیں۔

مصر کے ایک احمدی ہیں عبدالرحمن صاحب، کہتے ہیں گزشتہ جمعہ کے روز میرے پاس سو مصری پاؤنڈ تھے جن میں سے پچاس پاؤنڈ میں نے جماعت کو دے دیئے اور پچاس سفر خرچ اور باقی ضروریات کے لئے رکھ لئے۔ میں اپنے گھر اور علاقے سے دور رہتا ہوں جہاں خدا کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔اگلے دن اچانک علم ہوا کہ ماہوار تنخواہ جو بالعموم تاخیر سے آتی ہے اس دفعہ جلدی آ گئی ہے اور مجھے اسی دن وصولی کرنی چاہئے تاہم میں دو دن بعد گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حکومت نے تنخواہ میں ساٹھ فیصد اضافہ کر دیا ہے۔اب میرا ارادہ ہے کہ اگلے جمعہ کو اس کا نصف بھی خدا کی راہ میں دے دوں۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی لذت عطا فرمائے۔

انڈیا کے انسپکٹر سلیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ صوبہ گجرات کی ایک جماعت کے دورے پر گئے وہاں کے ایک دوست سے فون پہ رابطہ ہوا۔انہیں بتایا کہ ہم ایک گھنٹے تک آپ کی طرف آ رہے ہیں۔ جب ایک گھنٹے کے بعد گئے تو ابھی بات چیت چل رہی تھی کہتے ہیں کہ اچانک دو آدمی آئے اور ان سے بات کی اس کے بعد اُن کا ریفریجریٹر اٹھا کے لے گئے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ آپ نے کہا تھا ہم آ رہے ہیں اور پیسے ہمارے پاس آج تھے کوئی نہیں تو ریفریجریٹر گھر میں پڑا تھا تو میں نے اس کو فروخت کر دیا اس پر ہم نے کہا اتنی جلدی کیا تھی نہ کرتے ابھی بھی واپس رکھ لیں۔انہوں نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی ہمارے پاس مرکز سے آئے اور ہم اس کو خالی ہاتھ جانے دیں۔ ریفریجریٹر کا کیا ہے فریج ہم دوبارہ خرید لیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت ڈالے۔موصوف کرائے کے گھر میں رہتے ہیں مستری کا کام کرتے ہیں لیکن اپنی تنگدستی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے گریز نہیں کیا۔

اسی طرح انڈیا سے ہی انسپکٹر وقف جدید منور صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت سانذھن صوبہ یوپی کے دورے کے دوران ایک دوست کے پاس چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے گئے تو انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ کل صبح آ جائیں پھر دیکھتے ہیں۔ اگلے روز کہتے ہیں میں دوبارہ ان کے گھر گیا تو موصوف نے بتایا کہ پیسوں کا انتظام نہیں ہوا۔ چھوٹی بیٹی سن رہی تھی پاس کھڑی وہ اپنے والد کے پاس آ کر کہنے لگی کہ آپ نے مجھے وعدہ کیا تھا کہ سردی بڑھ رہی ہے اور آپ مجھے سردیوں میں جوتے خرید کر دیں گے۔ آپ نے میری سردی کے جوتوں کے لئے جو رقم رکھی ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں۔ بچی نے ضد کر کے اپنے والد سے یہ رقم حاصل کی اور ساری چندہ وقف جدید میں ادا کر دی اور کہنے لگی کہ جوتے تو بعد میں بھی آتے رہیں گے پہلے چندہ لے لیں۔

پھر وقف جدید کے انسپکٹر ہیں انڈیا کے فرید صاحب کہتے ہیں کہ نومبر کے مہینہ میں یوپی میں وقف جدید کے مالی دورے پر گیا تو معلوم ہوا کہ میرٹھ

میں بھی ایک احمدی گھر ہے جو کئی سالوں سے جماعت کے رابطے میں نہیں ہے۔ جب ان کے گھر پہنچے اور انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا ہم صرف وقف جدید میں ہی نہیں بلکہ تمام چندہ جات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا موصوف نے اپنا باشرح لازمی چندہ کا بجٹ لکھوایا اور ساتھ ہی وقف جدید اور تحریک جدید اور ذیلی تنظیمات کے چندہ جات کا بجٹ بھی بنوایا اور پندرہ ہزار روپے اُسی وقت چندہ وقف جدید میں بھی ادا کر دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کی بابرکت تحریک کی بدولت ایک خاندان کا جماعت احمدیہ کے ساتھ رابطہ بھی بحال کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا: پس جیسا کہ پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں سستی ہوتی ہے ہماری طرف سے، ہمارے کارکنان کی طرف سے۔ جماعتوں سے رابطہ نہیں کرتے اور بعض دفعہ ایک لمبا عرصہ رابطہ نہیں ہوتا اس لئے سارے نظام کو بھی فعال ہونا چاہئے تا کہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ چند واقعات ہیں جو میں نے بیان کئے۔ یہ جہاں دین کی خاطر مالی قربانیوں کے بارے میں ہمیں علم دیتے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعت احمدیہ کی سچائی اور اس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے کی بھی یہ ایک دلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ احباب جماعت کا ایمان اور یقین ترقی کرتا رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ قربانیوں میں بڑھتے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا ساٹھواں سال 31 ردسمبر ختم ہوا ہے، یکم جنوری سے نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر نے دوران سال وقف جدید میں اٹھاسی لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی جو گزشتہ سال کی نسبت آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں الحمدللہ۔ پاکستان کے علاوہ برطانیہ پہلے نمبر پر ہے، جرمنی دوسرے نمبر پر ہے، امریکہ تیسرے نمبر پر، کینیڈا چوتھے نمبر پر، ہندوستان پانچویں نمبر پر، آسٹریلیا چھٹے نمبر پر، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ساتویں نمبر پر، انڈونیشیا آٹھویں نمبر پر، پھر نویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی جماعت ہے، گھانا دسویں نمبر پر، گھانا نے بھی اس دفعہ کافی ترقی کی ہے۔ مقامی کرنسی کے لحاظ سے بھی گزشتہ سال کے مقابل پر نمایاں اضافہ کرنے والے ممالک میں اس سال کینیڈا سرفہرست ہے اس نے کافی ترقی کی ہے اس کے علاوہ افریقہ کے ممالک میں نائیجیریا نے کافی ترقی کی ہے تراسی فیصد اضافہ کیا ہے۔ مالی پچپن فیصد اضافہ کیا ہے، سیرالیون نے پینتالیس فیصد اضافہ کیا ہے، کیمرون نے پینتالیس فیصد اضافہ کیا ہے، غانا نے چوبیس فیصد اضافہ کیا ہے یعنی گزشتہ سال کی نسبت زائد وصولیاں کی ہیں۔

شاملین کی تعداد کے متعلق حضور انور نے فرمایا: اصل تو یہ چیز ہے کہ شاملین بڑھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں سولہ لاکھ سے زائد چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اور نئے شامل ہونے والوں کی تعداد دو لاکھ اڑسٹھ ہزار ہے اور شاملین میں اضافے کے اعتبار سے نائیجیریا نمبر ایک پہ، پھر سیرالیون ہے، پھر نائیجر ہے، پھر بینن ہے، پھر مالی ہے، پھر کیمرون ہے، آئیوری کوسٹ ہے، سینیگال ہے، برکینا فاسو ہے، گیمبیا ہے، گنی بساؤ ہے، پھر کینیا ہے، تنزانیہ ہے، زمبابوے ہے انہوں نے نمایاں کام کیا ہے۔

بھارت کی صوبہ جات کے لحاظ سے نمبر ایک پر کیرالہ، پھر جموں کشمیر، پھر تلنگانا، کرناٹکا، پھر تامل ناڈو، پھر اڈیشہ، ویسٹ بنگال، پھر پنجاب، پھر اتر پردیش، پھر مہاراشٹرا۔ اور وصولی کے لحاظ سے جماعتیں جو ہیں انڈیا کی وہ ہیں کالیکٹ نمبر ایک پہ، پھر حیدر آباد، پھر پتھ پریم، پھر قادیان، پھر کولکاتہ، پھر بنگلور، پھر کنور ٹاؤن، پینگاڈی، کرولائی اور کرونا گاپلی۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے ان کے ایمان واخلاص میں بھی اضافہ کرے اور ہر ایک اپنے ہر قول و فعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 5th - January - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB